سوال

(199) کسی کی وفات پر کتنے دن سوگ کیا جا سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی شخص کی وفات پر شرعاً کتنے دن سوگ منایا جاسکتا ہے؟ ہمارے ہاں دیہات میں عام طور پر وفات کے تیسرے دن ظہر کی نماز کے بعد دعا کی جاتی ہے، اس میں دیگر اقرباء واعزہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ بعد از خصوصی دعا سوگ ختم کردیا جاتا ہے۔ کیا ایسی دعا جو خاص طور پر ہو، تیسرے دن ہو، ظہر کی نماز کے بعد ہو، اس میں شرکت اِقرباء لازمی ہو، کا تعین قرآن وسنت سے ثابت ہے؟ (سائل محمد بلال، محمد عیسیٰ کمبوہ) (۲۸ ستمبر ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوگ کا تعلق صرف عورتوں سے ہے جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور باقی اعزہ واقارب کا سوگ صرف تین دن ہے لیکن مردوں کے لیے ترکِ زینت کی کوئی پابندی نہیں اظہارِ افسوس اور تعزیت کے لیے بھی کوئی وقت مقرر نہیں کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ تین دن کے لیے اہل میت کے ہاں جمع ہو کر بیٹھے رہنے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں، بلکہ حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں، اہل میت کے ہاں اجتماع کو ہم بین (نوحہ) شمار کرتے تھے (جو شرعاً ممنوع ہے) میت کے لیے دعا کسی جگہ اور کسی وقت بھی ہو سکتی ہے اس کے لیے کوئی تعین نہیں۔ سوال میں جن امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ سب رسومات ہیں ہر صورت اس سے اجتناب ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجنائز: صفحہ:216

محدث فتویٰ